اس مختصر رسالہ میں پیرانِ پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے
عقائد و نظریات کو ان ہی کی مستند کتب و مواعظ سے پیش کیا گیا ہے،
جب کہ اہلِ بدعت کی طرف سے شیخ کی توہین و گستاخی پر بھی ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں!

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد و نظریات

مؤلفہ

حضرت مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ

(فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی و مدرس دارالعلوم مدنیہ)



باہتمام حضرت مفتی محمد قاسم صدیق صاحب مدظلہ العالی

ناشر

جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ

اس مختصر رسالے میں پیرانِ پیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد ونظریات کو ان ہی کی مستند کتب ومواعظ سے پیش کیا گیا ہے، جب کہ اہلِ بدعت کی طرف سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی توہین وگستاخی پر بھی ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں!

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد ونظریات

حسب الحکم
چشم وچراغ خاندانِ جیلانی
حضرت مولانا سیّد عدنان کلیانوی صاحب مدّ ظلّہ العالی

مؤلفہ
حضرت مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ
(فاضل جامعہ دار العلوم کراچی ومدرّس دار العلوم مدنیہ)

ناشر
جمعیّۃ اہل السنّۃ والجماعۃ

کتاب کی تفصیلات

کتاب کا نام : حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد ونظریات

مؤلّف : مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب حفظہ اللہ

صفحات : ۳۲

طباعت کا سن : ذو الحجہ ۱۴۴۱ھ، مطابق اگست ۲۰۲۰ء

قیمت :

کمپیوٹر ورک : عبد اللہ رحمانی (الہند)

ناشر : جمعیّۃ اہل السنّۃ والجماعۃ

☆......ملنے کے پتہ......☆

مکتبہ عزیزیہ سلام مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی

(+92 3052140052)

فہرست

☆☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ مؤلّف

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم علی رسولہ الکریم!

پیرانِ پیر، شیخ المشایخ، محبوبِ سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے بہت بڑے ولی اللہ تھے، جملہ مسلمین میں ان کی ولایت مسلّم ہے۔ اہل السنّۃ میں کوئی طبقہ ایسا نہیں جو ان کی ولایت کا منکر ہو۔ اہل السنۃ والجماعۃ احناف دیوبند بھی چونکہ پکے سچے سنّی ہیں، لہٰذا وہ بھی سچے دل کے ساتھ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت وعقیدت کا دم بھرتے ہیں اور ان کی تعلیمات پر دل وجان سے فدا ہیں، چنانچہ حضرت شیخ محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''حضرت عبد القادر جیلانی قدس سرّہ العزیز اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہیں اور حضرت رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنّت کے انتہائی متبع اور پابند تھے، ان کا سب سے بڑا کمال یہی ہے کہ انہوں نے نفس کی خواہشوں کو حدودِ شرع میں رکھا اور ساری زندگی اس کی کوشش کی کہ کوئی کام خلافِ سنّت نہ ہونے پائے، ان کو بدعات سے سخت نفرت تھی، اللہ پاک ان کی قبر کو نور سے بھر دے اور اس پر رحمت کی بارش کرے اور ان کے درجات کو زیادہ سے زیادہ بلند فرمائے اور ان کے طریقے پر چلنے کی توفیق دے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج ۱ ص ۵۳۵)

حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات جاننے کیلئے مفکر اسلام حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ''تذکرہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ احوال و کارنامے'' کا مطالعہ

کریں جو اس باب میں انتہائی مفید ہے۔

ہمارے اس چھوٹے سے رسالے کا مقصد شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات، دعوت وتبلیغ اور اصلاح اور رشد و ہدایت کے عظیم کارناموں کو بیان کرنا نہیں، بلکہ عوام کو ان کی تعلیمات سے مختصر روشناس کرانا ہے، ہمیں خاص طور پر افسوس ان اہلِ بدعت حضرات پر ہوتا ہے کہ جو شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی گیارہویں تو بڑے دھوم سے مناتے ہیں لیکن شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو سن کر ان کے چہرے کا رنگ ایسے سیاہ ہو جاتا ہے جیسے کسی کافر کے چہرے کا رنگ موت کے فرشتے کو دیکھ کر، انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

قارئین کرام! شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے بہت بڑے ''موحّد'' عقیدہ توحید کے علمبردار و مبلّغ اور ''سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے داعی تھے، افسوس کہ جاہل واعظین و بدعت پسند علمائے سوء نے بریلوی عوام کی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کو پیٹ کے بدلے میں کیش کیا، ان ظالموں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی اصل تعلیمات سے اپنی عوام کو آگاہ کرنے کے بجائے جھوٹی کرامتوں اور خرافات کے پیچھے اپنی قوم کو لگا دیا۔

آج آپ کو ان کے اسٹیج پر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر ہر قسم کی خرافات ملیں گی، اگر نہیں ملے گا تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی اصل کتب و مواعظ سے ان کی تعلیمات کا درس نہیں ملے گا۔

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات سے نفرت کے دو سبب

اہلِ بدعت آج اسٹیجوں پر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے نعرے تو خوب لگاتے ہیں مگر ان کی تعلیمات سے ایسے چڑتے ہیں جیسے مشرکین مکہ قرآن کی آیات سن کر۔ بریلوی مولویوں نے ایسا کیوں کیا؟ میرے نزدیک اس کے دو سبب ہیں:

(۱) در پردہ ان کا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی بدترین توہین کا مرتکب ہونا۔

(۲) شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا وہ عقیدہ توحید جو ان کے خرمن شرک کو آگ لگا رہا ہے۔

یاد رہے کہ یہ ''دو سبب'' ان کے علماء میں پائے جاتے ہیں ورنہ ان کی عوام کا اکثری طبقہ بیچارہ شیخ کی اصل تعلیمات سے جاہل ہونے کی وجہ سے اس سے نابلد ہے، ان دو اسباب پر اب دلائل بھی ملاحظہ فرمالیں۔

بدعتی مولویوں کی طرف سے پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کی شدید توہین

بدعتیوں میں ان کے ایک بہت بڑے عالم گزرے ہیں جن کو یہ ''مناظر اعظم، فاتح جھنگ، اشرف العلماء'' جیسے بھاری بھرکم الفاظ سے یاد کرتے ہیں یعنی مولوی اشرف سیالوی۔ اس کی گستاخیوں کی پوری فہرست اسی مسلک کے ایک بہت بڑے پیر، پیر نصیر الدین گولڑوی نے دی ہے ملاحظہ ہو:

''سیالوی صاحب کے قلم سے ظہور پذیر ہونے والی گستاخیاں:

۱: شیخ عبد القادر جیلانی نے اپنے ہم عصر اور ہم مرتبہ منصب لوگوں پر برتری اور فضیلت ظاہر کی، بلکہ اپنے سے بلند مرتبہ لوگوں پر بھی دعویٰ برتری کیا، جبکہ یہ سوء ادب یعنی طریقت کی دنیا میں بے ادبی ہے۔ (حکایت قدم غوث، ص ۴۱)

۲: شیخ عبد القادر جیلانی ان حضرات میں سے تھے جنہوں نے اولیاء اور انبیاء پر اپنے حال کے مطابق حق کی صورت میں شطح سے کام لیا، پس وہ محفوظ اور معصوم زبان والے نہ تھے۔

(حکایت قدم غوث، ص ۴۲)

۳۔ صاحب فتوحات نے شیخ عبد القادر جیلانی کے مرید اور شاگرد کو بھی ان پر فضیلت دے ڈالی۔ (کتاب مذکور ص ۴۲)

۴: حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے دعویٰ کی مثال ایسے ہے، جیسے آخری آخری شخص دوزخ سے چھٹکارا حاصل کر کے اللہ کے فضل سے مشرف ہو کر پکارنے لگے کہ جو مرتبہ مجھے ملا کسی کو نہ مل سکا، حالانکہ حقیقت میں اس کا مرتبہ سب سے کم ترین ہوگا۔

(کتاب مذکور ص ۴۴)

۵: فتوح الغیب اگرچہ حضرت غوث پاک کے خطبات کا مجموعہ ہے مگر اس میں کچھ باتیں

ایسی ہیں جنہیں کلام باطل نظام کہتے ہیں۔

(ازالۃ الریب، ص ۷۰)''۔

(بحوالہ لطمۃ الغیب، ص نمبر: ج، د)

بریلویوں ہی کے ایک مولوی محمد احمد بصیر پوری نے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ایک کتاب لکھی ''حکایت قدم غوث''، مولوی اشرف سیالوی نے اس کتاب کی مکمل تائید کی، چنانچہ ایک بریلوی لکھتا ہے:

''مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب نے بھی مولوی محمد احمد کے نکتۂ تحقیق کو سراہا ہے''۔

(افضلیت غوث اعظم، ص ۱۶)

موصوف نے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کس طرح توہین کی ملاحظہ ہو ایک بریلوی پیر صاحب کے قلم سے:

''۴: موت سے کچھ دیر پہلے شیخ عبد القادر اپنے دعوؤں کی وجہ سے شرمندہ ہو کر توبہ کرنے لگے۔ (کتاب مذکور، ص ۶۲)

۶: حضرت غوث پاک آخر عمر تک نشے اور فخر و ناز میں پھنسے رہے موت سے کچھ دیر پہلے آپ کی اس حالت سے خلاصی ہوئی۔ (کتاب مذکور، ص ۶۲)

۷: آپ نے نفس کی خواہش پر عمل کیا، اسی لئے شرمندگی ہوئی۔ (کتاب مذکور، ص ۶۳)

۱۰: غوث پاک کا فرمان اپنی تعریف آپ کرنے (عجب) کے مترادف ہے۔ (ص ۶۵)

۱۱: شیخ عبد القادر سکر والے ہیں اور ایسے لوگ انبیائے کرام کے خلاف ہیں۔ (ص ۶۷)

۱۲: شیخ عبد القادر کامل ولی نہیں تھے، کیونکہ جو کامل ہوتے ہیں وہ راز ظاہر نہیں کرتے آپ نے راز ظاہر کر دیا۔ (ص ۶۸)

۲۳: عراق والے بزرگوں پر مکر غالب ہوتا ہے اور مکر یہ ہے کہ احکام خداوندی کی خلاف ورزی

کے باوجود ان پر نعمتیں جاری رہیں۔(ص ۸۶)''۔

(بحوالہ: لطمۃ الغیب، ص ھ، و)

یہ بد بخت مولوی مزید گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''ابراہیم قندوزی مجذوب ایک رات غوث پاک کے ساتھ مسجد میں اکھٹے ہوئے......حضرت غوث پاک کے سرہانے ایک بڑا پتھر لے کر کھڑے ہوگئے اور کہا جی چاہتا ہے کہ سر کچل دوں مگر تیری ماں ضعیف ہے اسے صدمہ ہوگا''

(بحوالہ: لطمۃ الغیب، ص نمبر، ی)

اسی طرح مولوی اشرف سیالوی نے پیر نصیر الدّین گولڑوی کی اس حوالے سے گستاخیوں پر پوری ایک کتاب ''ازالۃ الریب عن مقالۃ فتوح الغیب'' لکھی جو بندہ کے پاس موجود ہے۔

اسی طرح بدعتی شیخ الحدیث والتفسیر فیض احمد اویسی نے بھی ایک پوری فہرست اپنے مولویوں کی گستاخیوں کی دی ہے۔ ملاحظہ ہو ان کی کتاب: (تحقیق الاکبر، ص ۶، ۷)

اور آخر میں لکھا:

''اتنا بغض دیوبندیوں وہابیوں کو بھی نہیں جتنا اس کتاب میں ہے''۔

(تحقیق الاکابر، ص ۸)

حالانکہ یہ موصوف کا سیاہ جھوٹ ہے کہ معاذ اللہ دیوبندی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی بغض رکھتے ہیں، اگر کسی بدعتی میں غیرت ہے تو اپنے مولوی کے اس سیاہ جھوٹ کا کوئی مستند حوالہ پیش کرے، بصورتِ دیگر بریلوی عوام خود فیصلہ کریں کہ ان کے مولوی جھوٹ بولنے میں کس قدر جری واقع ہوئے ہیں اور ایسے لوگ بھلا آپ کو قرآن و حدیث کی سچی تعلیمات سے کیسے روشناس کراسکتے ہیں؟ بہر حال موصوف نے یہ تسلیم کرلیا کہ گستاخیوں میں ان کا مسلک بقول ان کے دیوبندیوں سے دو قدم آگے ہی ہے۔

اندازہ لگائیں کہ یہ تو وہ گستاخیاں ہیں جو شائع ہو کر منظر عام پر آگئی ہیں، خدا جانے دلوں میں کتنا

غیض وغضب چھپا کے رکھا ہوگا، پھر ان مولویوں کے شاگرد، مریدین جنھوں نے آج تک اپنے اساتذہ و پیروں کی ان بے ادبیوں پر لب کشائی نہیں کی وہ بھی بدعتی اصول کے مطابق ان گستاخیوں پر راضی اور اس میں برابر کے شریک ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے امیر جناب الیاس عطاری حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی توہین کرتے ہوئے ایک بے ہودہ واقعہ ان کی طرف منسوب کرتے ہیں:

''ایک بار سخت سردی میں میرا امتحان یوں لیا گیا کہ بار بار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غسل فرض ہو جاتا فوراً نہر پر آتا اور غسل کرتا اس طرح ایک رات میں چالیس بار میں نے غسل کیا''۔

(سانپ نما جن، ص ۱۲)

آخر ایک ہی رات میں چالیس بار احتلام ہو جانا اس میں شیخ کی کون سی ایسی فضیلت تھی جسے بیان کرنا ضروری تھا؟ کون نہیں جانتا کہ احتلام شیطان کے وسوسے کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس میں خواب میں ایک مخصوص عمل کیا جاتا ہے، گویا ایک رات میں شیطان چالیس دفعہ شیخ پر غالب ہوا معاذ اللہ کیا یہی واقعہ عطاری صاحب اپنے بارے میں بیان کریں گے ٹی وی چینل پر کہ کل سخت سردی میں مجھے احتلام ہوا اور میں غسل کے لیے چلا گیا؟

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات سے بغض کی دوسری وجہ

اہلِ بدعت حضرات درپردہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دشمن ہیں، اگرچہ اپنے حلوے مانڈوں اور شرک پرستی کی وجہ سے ظاہراً ان سے عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اس کی دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ شیخ کی اصل تعلیمات وکتب کے دشمن ہیں۔

آپ نے آج تک بریلوی واعظین کے جلسوں میں شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر سینکڑوں خرافات سنی ہوں گی، لیکن ہم یقین سے کہتے ہیں کہ کسی بدعتی کو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی کتب پڑھتے

ہوئے یا اس کا درس دیتے ہوئے نہیں سنا ہوگا، کبھی غور کیا کیوں؟ کیونکہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی اصل کتب ان شرک فروشوں کے عقائد کی بیخ کنی کرنے والی ہیں، تبھی در پردہ یہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات سے بے زار ہیں، چنانچہ پیر نصیر الدین گولڑوی اپنے مسلک کا حال بیان کرتا ہے:

''افسوس ہے ان نام نہاد سنّی علماء پر جو پیران پیرؒ کے نام پر گیارہویں اڑاتے ہیں، خطیر نذرانے اور رقوم وصول کرتے ہیں اور اسٹیجوں پر ان کا نام بھکاریوں کی طرح لیتے ہیں، مگر جب ان کی تصانیف اور مواعظ میں موجود ان کے کسی ارشاد یا نکتۂ نظر کو بطورِ سند پیش کیا جائے تو وہ یہ آیۃ لَوَّوۡا رُءُوۡسَهُمۡ وَ رَاَيۡتَهُمۡ يَصُدُّوۡنَ وَ هُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ کا مصداق بن کر تکبّر کرتے ہوئے اپنی گردن لٹکا لیتے ہیں۔ فاضل بریلویؒ نے اگرچہ غیروں کے لیے یہ شعر کہا تھا، مگر میرے نزدیک آج کے بعض مفاد پرست اور منافقت شعار اپنے بھی اس کی زد میں بدرجہ اتم آتے ہیں۔

ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے''

(حضرت پیران پیرؒ کی شخصیت سیرت اور تعلیمات، ص ۸۹)

پیر صاحب گولڑوی کے اس قول کی صداقت کا امتحان آپ یوں لے سکتے ہیں کہ آگے میں شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے جتنے عقائد و نظریات بیان کرنے جا رہا ہوں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا نام اور کتاب کا نام ہٹا کر صرف عبارات کسی بھی بدعتی عالم یا دارالافتاء کے سامنے لے جائیں وہ انہیں پڑھ کر جھٹ سے فتویٰ لگا دے گا کہ یہ عقائد کسی وہابی کے ہیں، الحمد للہ اس سے یہ بات تو کھل کر سامنے آ ہی گئی کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے وہی عقائد تھے جو آج اہل السنۃ والجماعۃ احناف دیوبند کے ہیں اور یہ بدعتی صرف ان کے نام پر کھا کر ہم پر ''غرّانے'' والے ہیں۔

شیخ کے عقائد سے نفرت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ میرا یہ رسالہ پڑھنے والا ان کا حلوائی و جمعراتی

مولوی اس وقت دانت پیس رہا ہوگا اور اسی وہم وخیال میں ہوگا کہ کسی طرح اس رسالے کا جواب لکھا جائے، حالانکہ بندے نے جو کچھ پیش کیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی کتب ومواعظ سے پیش کیا، جب میرا کچھ ہے ہی نہیں تو اسے تسلیم نہ کرنا اور جواب لکھنا تو گویا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ردّ کرنا ہوا نہ کہ میرا!!

چونکہ اہلِ بدعت نے اپنی عوام کو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی ان اصل تعلیمات سے دور رکھا اور خرافات ہی کو عقائد کے نام پر اپنی عوام میں پھیلا کر ان کو شرک و بدعت میں مبتلا کیا، لہذا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اصل عقائد عوام کے سامنے پیش کرنے کا داعیۂ دل پیدا ہوا اور یہ مختصر سا رسالہ اس باب میں لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

یہاں میں ایک وضاحت کردوں کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر اس وقت جتنی بھی خرافات ''شرک و بدعت مارکیٹ'' میں دستیاب ہیں ان سب یا اکثر کا ماخذ ''بہجۃ الاسرار'' نامی کتاب ہے، یہ کتاب انتہائی غیر معتبر ومخدوش ہے، اس پر تفصیلی ومدلل ردّ میری کتاب ''نواب احمد رضا خان فاضل بریلوی حیات، خدمات وکارنامے'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

شیخ کی اصل کتب ومواعظ کی موجودگی میں ہم اس جیسی الحاقی کتابوں سے بری ہیں۔

فقط

ساجد خان نقشبندی

یوم الجمعہ، ۹ رشعبان المعظّم ۱۴۴۱ھ

مطابق ۳ ر اپریل ۲۰۲۰ء

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عقیدۂ توحید

تجھ پر خوفِ خدا لازم ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈر، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے امید نہ رکھ اور تمام حاجات اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے اور اس کے سوا کسی سے امید نہ رکھ اور تمام حاجات اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے اور اس کے سوا کسی پر اعتماد نہ رکھ اور تمام حاجات اسی سے طلب کر اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کر، عقیدۂ توحید پر ہمیشہ قائم رہ اسی پر سب کا اجماع ہے۔

(ترجمہ تکمہ فتوح الغیب، ص ۱۶۸)

شیخ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

جس شخص نے بھی انسانوں سے اپنی کوئی حاجت چاہی اس نے محض اللہ کی ذات وصفات سے جہالت، ایمان کی کمزوری، معرفت و یقین کی پژمردگی اور صبر کی کمی کی بناء پر ایسا کیا اور جس نے انسانوں (مخلوق) سے حاجت خواہی میں بے نیازی و بے رغبتی برتی اس نے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے علمِ حق الیقین، ایمان ویقین کی پختگی، زیادت معرفت اور ربّ تعالیٰ سے ہر لمحہ ولحظہ حیاء وشرم کی وجہ سے ایسا کیا۔

(فتوح الغیب مقالہ ۴۳)

اس مقالے کی شرح میں بریلوی پیر لکھتا ہے:

"حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصریح سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ جو شخص معرفت باری تعالیٰ میں جس قدر پختہ، ایمان میں مضبوط اور شرم وحیاء کے زیور سے آراستہ ہوگا وہ اسی قدر مخلوق سے حاجتیں طلب کرنے اور استغاثہ واستمداد سے پرہیز کرے گا، جو شخص ایمان، معرفت، یقین وتوکّل اور شرم وحیاء میں جس قدر تہی دامن ہوگا اسی قدر غیروں کے دروازے کھٹکھٹانے میں بے باک ہوگا، دیکھئے ایمان وشرک مفہوماً متضاد ہیں اور الحیاء من الایمان حدیث نبوی ہے تو بے حیاء کیونکر بے ایمان اور مشرک نہ ہوگا۔

(حضرت پیران پیرؒ کی شخصیت سیرت اور تعلیمات، ص ۴۴، ۴۵)

اللہ کے غیر سے طلب کرنے والا عقلمند نہیں

تو شرک کو چھوڑ دے اور حق تعالیٰ عزّوجلّ کو ایک جان کہ یہ اصل توحید ہے، وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے، اسی کے قبضہ و ید قدرت میں تمام چیزیں ہیں، اے غیر خدا سے چیزوں کو طلب کرنے والے تو عاقل نہیں ہے، آیا کوئی چیز ایسی ہے جو اللہ عزّوجلّ کے خزانوں میں نہیں ہے"۔
(الفتح الرّبانی، ص ۸۰)

رزق، عزّت، دینے والا صرف اللہ ہے، غیر کے ہاتھ میں کچھ نہیں

رب تعالیٰ اپنے فضل سے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے، کل بھلائیاں اور عطائیں دینا، منع کرنا، امیر بنانا، فقیر کر دینا اسی کے ہاتھ میں ہے، عزّت و ذلّت بھی اسی کے ہاتھ میں ہے، اس کے ساتھ میں کسی غیر کے قبضہ میں کچھ نہیں، پس عقلمند وہی ہے جو اس کے دروازے کو لازم پکڑ لے اور غیر کے دروازے سے منہ پھیر لے۔

اللہ کے سوا کوئی دینے والا نہیں

کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ عزّوجلّ کے سوا کوئی دینے والا، منع کرنے والا، نقصان و نفع پہنچانے والا نہیں ہے اور نہ کوئی اس سے مقدّم ہے اور نہ مؤخّر بعد میں باقی رہنے والا اللہ ہی اللہ ہے۔
(الفتح الربانی، ص ۱۴۳)

وہی امیر بنانے والا، وہی فقیر بنانے والا، وہی نفع بخشنے والا، وہی نقصان دینے والا، وہی زندہ کرنے والا، وہی موت دینے والا، وہی سزا دینے والا، امیدوار بنانے والا ہے، اسی سے ڈرو اس کے غیر سے نہ ڈرو، اسی سے امیدوار بنو، اس کے غیر سے امیدواری نہ کرو۔ (الفتح الربانی، ص ۱۵۶)

بادشاہ ایک ہی ہے، نفع و نقصان پہچانے والا ایک ہی ہے، مسلّط بنانے والا اور مسخّر بنانے والا ایک ہی ہے، پیدا کرنے والا، رزق دینے والا ایک ہی ہے جس کا نام اللہ عزّوجلّ ہے۔
(الفتح الربانی، ص ۱۷۳)

کسی اور سے نفع ونقصان کی امّید شرک ہے

تو خلق کو شریکِ خدا بنانے والا بندہ ہے، کیونکہ نفع ونقصان میں تیری نظر تو ان کی طرف ہی جاتی ہے۔(الفتح الربانی،ص ۲۰۱)

مخلوق مبتلائے شرک ہے

آج یہ جاہل واعظین کہتے ہیں کہ: وہابی ہمیں مشرک کہتے ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امّت تو شرک کر ہی نہیں سکتی، اس جھوٹ کی آڑ میں اپنے شرک کے اڈّے چلاتے ہیں، لیکن پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ ان کو جواب دیتے ہیں:

''تیسرے ساتھ حرص کی قوت وآرزو کی کثرت اور دنیا کی محبّت اور ایمان کی قلّت ہے تو نفس ومال اور خلق کی وجہ سے مبتلائے شرک ہے''۔(الفتح الربانی،ص ۲۱۱)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''تو شرک کرتا ہے اور اپنے نزدیک تو اس کو توحید سمجھتا ہے''۔

(الفتح الربانی،ص ۳۷۷)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تو دنیاداروں سے مانگنے والوں کو بھی مشرک کہتے ہیں:

''ان کے دروازوں پر بار بار جانے اور چاپلوسی کرنے اور میٹھی اور نرم باتوں کے کرنے سے ان کی بخشش کا امیدوار، تجھ پر افسوس ہے تو مشرک منافق ریاکار بے جا دخل دینے والا بے دین ہے تجھ پر افسوس ہے''۔(الفتح الربانی،ص ۲۹۴)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''تم میں سے اکثر ایسے ہیں جن کے دل ایمان سے خالی ہیں''۔ (الفتح الربانی،ص ۶۲۰)

اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

''صرف بتوں کی پوجا ہی شرک نہیں، بلکہ شرک یہ ہے کہ تو اپنی خواہش کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا دنیا وآخرت کی کسی چیز کو بھی چاہنا شرک میں آجاتا ہے''۔(فتوح الغیب،ص ۲۷)

ہر نفع ونقصان کو اسی کی طرف سے خیال کر

ہر نقصان ونفع کا اسی کی طرف سے خیال کرو تم تو اس کے گھر میں اور اس کی مہمانی میں ہو۔
(الفتح الربانی،ص ۲۲۷)

مدد کی نسبت غیر خدا کی طرف کرنے والا بھی مشرک

آج ببانگِ دُہل مشرک واعظین یہ کہتے ہیں کہ یہ تو فلاں پیر صاحب کی مشکل کشائی سے ہوا، فلاں کی حاجت روائی سے ہوا، جب کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ عقیدۂ توحید پر اس قدر سختی سے پابند تھے کہ اسباب کے درجے میں مخلوق کے ہاتھوں جو مدد پہنچے اسے بھی مخلوق کی طرف نسبت کرنے والوں کو وہ ''مشرک'' کہتے تھے، جب نسبت بھی ان کے نزدیک شرک ٹھہری تو مافوق الاسباب پر اولیاء اللہ کو قادر سمجھنے والے ان کے نزدیک کس قدر نجس مشرک ہوں گے، ملاحظہ ہو:

''اور ہر ایک وہ جس سے تو ڈرا اور جس سے تو نے آرزو کی پس وہ تیرا معبود ہے، ہر ایک وہ جس پر تو نے نقصان ونفع میں نظر ڈالی اور یہ خیال نہ کیا کہ حق عزّوجلّ نے اس کے ہاتھوں پر تیرا کام کردیا ہے پس وہ تیرا معبود ہے''۔

(الفتح الربانی،ص ۲۲۶)

گویا شیخ کے نزدیک غیر اللہ پر نظر کرنے والا اسے اپنا ''معبود'' بنا رہا ہے تو جو غیر اللہ کو ہی قادر مطلق اور اپنا مستغاث سمجھتا ہو وہ شیخ کے نزدیک کس قدر زجر وتوبیخ کا سزاوار ہوگا!!

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ جتنی بھی نعمتیں ملے اس میں اسباب کو بے کار سمجھ ان کی نسبت صرف اور صرف اللہ کی طرف کر۔ اب وہ لوگ عبرت پکڑیں جو کہتے ہیں کہ یہ تو فلاں پیر، فلاں مزار والے کا کرم ہے:

''اس بندہ کے لیے مبارکی ہے جس نے اللہ عزّوجلّ کی نعمتوں کا اقرار کیا اور ان سب کو اللہ عزّوجلّ کی طرف منسوب کیا اور اپنے نفس کو اور سب سببوں اور اپنی طاقت وقوت کو بیکار سمجھا، عقل مند وہی ہے جو خدا کے سامنے کسی عمل کو شمار وقطار میں نہ لائے، (ہیچ سمجھتا رہے)۔ (الفتح الربانی،ص ۳۰۹)

بدعتی اولیاء اللہ کو بھی ایک سبب مانتے ہیں، مگر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان تمام اسباب کو بے کار سمجھ، جو دیا اللہ ہی نے دیا اسی کا شکر کر، اسی کا نام لے۔

سب کی سب مخلوق عاجز ہے

اے اللہ! ہم کو توحید سے خوشبو دار کر اور مخلوق اور ماسوی اللہ سے فنا ہو جانے کی دھونی دے۔ اے موحّدین، اے مشرکین تمہارے ہاتھ میں مخلوق میں سے کوئی شے نہیں ہے۔(الفتح الربانی، ص ۲۱۶)

مخلوق سے نفع ونقصان کی امید رکھنے والا مشرک

حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ تحقیق آپ نے ارشاد فرمایا کہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ مصیبتوں کا چھپانا ہے، اے خلق کی طرف اپنی مصیبتوں کی شکایت کرنے والے تجھ کو مخلوق سے شکایت کرنا کیا نفع دے گا؟ نہ وہ تجھے نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ وہ تجھے نقصان دے سکتے ہیں اور جب تو ان پر اعتماد کرے گا پس مشرک ہو جائے گا۔(الفتح الربانی، ص ۲۷۳، ۲۷۴)

بتوں کو پوجنا باطنی شرک مخلوق سے مانگنا ظاہری شرک

بتوں کی پرستش ظاہری شرک ہے اور مخلوق پر اعتماد کرنا اور ان کو ضرر رساں اور نفع رساں سمجھنا شرک باطنی ہے۔

(الفتح الربانی، ص ۳۲۷)

جو نفع ونقصان غیر سے سمجھے اسی کا بندہ ہے

جو شخص نقصان و نفع کو غیر اللہ کی طرف سے سمجھے وہ اللہ عزّوجلّ کا بندہ نہیں، وہ اسی غیر کا بندہ ہے جس کی طرف نفع ونقصان کو سمجھا۔(الفتح الربانی، ص ۲۵۵)

خدا کے ساتھ کسی کو نہ پکار

تو اپنے قلب کو مسجد بنا اور خدا کے ساتھ کسی کو نہ پکار۔
(الفتح الربانی، ص ۴۰۶)

یعنی جس طرح مسجد میں سوائے اللہ کے کسی کو نہیں پکارا جاتا اپنے دل کو مسجد بنا لے اور جب بھی پکارنا ہو تو یا غوثِ اعظم نہیں بلکہ یا اللہ پکار۔ اب اس کے مقابلے میں بدعتی ٹولے کے مجدّد جناب احمد رضا خان صاحب کا شرکیہ عقیدہ ملاحظہ ہو:

''**عرض:** حضرت سیّدی احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے جب کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو یازروق کہہ کرندا کرے میں فوراً اس کی مدد کروں گا۔

ارشاد: مگر میں نے کبھی اس قسم کی مدد نہ طلب کی جب کبھی میں نے استعانت کی یا غوث ہی کہا''۔ (ملفوظات، حصّہ سوّم، ص ۳۰۷)

تقدیر بدلنے والا صرف اللہ ہے

آج جاہل بدعتی واعظین و مصنّفین لوگوں کو یہ قصّہ سناتے ہیں کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فلاں کو زندہ کر دیا، حالانکہ اس کی تقدیر میں موت تھی، فلاں کی تقدیر میں تبدّل کر دیا، فرشتے سے قبض شدہ ارواح چھین لی، مگر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایسے جہلاء پر غضبناک ہو کر کہتے ہیں:

''اے جاہل! تو امورِ تقدیریہ میں تغیّر و تبدّل چاہتا ہے، تیرا کیا ارادہ ہے؟ کیا تو دوسرا معبود ہے؟ تو چاہتا ہے کہ اللہ عزّ وجلّ تیری موافقت کرے''۔ (الفتح الربانی، ص ۱۳۷)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

''تو حق تعالیٰ سے اپنے نفس اپنے اہل اپنے مال اپنے اہلِ زمانہ کے بارے میں معارضہ جھگڑا نہ کر، تجھے شرم نہیں آتی کہ تو خدا کو تغیّر و تبدّل کا حکم دیتا ہے، کیا تو اس سے بڑا حاکم اور زیادہ علم والا اور زیادہ رحمت والا ہے''۔ (الفتح الربانی، ص ۱۰۹)

''تمھارا کلام اللہ عزّ وجلّ اور اس کے نیک بندوں کے نزدیک جب تک کہ تم توبہ اخلاص کے ساتھ

نہ کرو اور اس پر ثابت نہ رہو اور ہر نفع ونقصان میں عزت و ذلت، امیری، فقیری، عافیت ومرض اور پسندیدہ ومکروہ جو موافق تقدیر الٰہی ہوتی ہیں موافقت نہ کرو گے معتبر ومسموع نہ ہوگا"۔

(الفتح الربانی ص ۱۴۲)

اب جو لوگ کہتے ہیں کہ شیخ نے فلاں کی موت ہونے کے بعد لوح محفوظ میں نظر کر کے اسے بدل دیا اور دوبارہ حیات دے دی، موت کے فرشتے سے ارواح چھین کر اس دن مرنے والوں کو دوبارہ زندہ کر دیا، اپنے ایمان کی فکر کریں کہ وہ قیامت کے دن شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے کس منہ سے ملاقات کریں گے؟

اولیاء اللہ مددگار صرف اللہ ہی کو جانتے ہیں

اولیاء اللہ تو غیر اللہ سے گونگے بہرے ہیں، ان کے نزدیک تو صرف اللہ ہی مخلوق کا مددگار اور رسوا کرنے والا ہے، دینے والا، نقصان پہچانے والا اور نفع دینے والا ہے۔ (الفتح الربانی ص ۵۲۵)

مصیبت میں یا غوث اعظم، یا جنید نہیں یا اللہ پکارنا ہے

اور جب تو مصیبت میں مبتلا کیا جائے اور صبر سے عاجز ہو کہو: "اے اللہ میری مدد کر اور مجھے صابر بنا اور اس مصیبت کو مجھ سے کھول دے"۔

(الفتح الربانی ص ۵۱۱)

غور فرمائیں شیخ ؒ تو اللہ کی طرف متوجہ ہونے کا حکم دے رہے ہیں، مگر ان کے نام پر روٹیاں مانگنے والے کہتے ہیں نہیں، شیخ تو دے!!

ایک اور مقام پر اولیاء اللہ کا عقیدہ بیان کرتے ہیں:

"انھیں تحقیقی طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ مخلوق عاجز و معدوم ہیں، نہ ان کے ہاتھ میں ہلاکت ہے اور نہ حکومت، نہ ان کے ہاتھ میں امیری ہے اور نہ فقیری، نہ ان کے ہاتھ میں نقصان ہے اور نہ نفع، ان کے نزدیک تو خدا کے سوا کوئی بادشاہ ہی نہیں ہے، نہ اس کے سوا کوئی قدرت والا ہے اور نہ دینے والا، اور نہ منع کرنے والا اور نہ کوئی ضرر ونفع پہنچانے والا، نہ کوئی اس کے سوا زندگی وموت دینے والا،

وہ تو شرک کے بوجھ سے راحت دینے میں ہیں۔(الفتح الربانی،ص ۵۸۷)
اب جو نفع و نقصان کا مالک اللہ کے نیک بندوں کو سمجھے تو سمجھ لو کہ شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں وہ پکّا مشرک ہے۔

بدعت کی مذمّت

لاتبتدع ولاتحدث فی دین اللہ عزّ وجلّ شیئا لم یکن، (الفتح الربانی،ص ۴۱۷)
تو بدعت نہ کر اور دین میں کوئی نئی بات نہ نکال جو اس میں نہ ہو۔
اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:
''سنّتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرو، بدعت سے دور رہو، اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرو اور ان کے فرمان سے باہر قدم نہ رکھو''۔(فتوح الغیب،ص ۱۷)

مسئلہ خلف وعید

اہل السنّۃ احناف دیوبند کا نظریہ ہے کہ اللہ عزّوجلّ اگر اپنے محبوبان کو جہنّم میں ڈالنا چاہے تو وہ اس پر قادر ہے اس پر کوئی چیز واجب نہیں، اہلِ بدعت اس کو گستاخی و کفر کہتے ہیں، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''اگر وہ (فرضاً) انبیاء کرام و صالحین میں سے کسی کو دوزخ میں داخل کر دے تب بھی وہ عادل ہے اور یہ اس کی حجّتِ بالغہ ہوگی''۔
(الفتح الربانی،ص ۵۸۴)

اس پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہوئے بدعتی مفتی احمد یار گجراتی صاحب لکھتے ہیں:
''جو یوں کہے ربّ قادر ہے کہ ولیوں کو دوزخ میں ڈال دے وہ قادر ہے کہ ابو جہل کو جنت میں بھیج دے وہ ربّ کی حمد نہیں کر رہا ہے بلکہ کفر بک رہا ہے''۔
(تفسیر نعیمی، ج ۷، سورۃ انعام آیت ۶۵)

اور نواب احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ سب نبیوں کو دوزخ میں اور تمام جہنمیوں کو جنّت میں بھیجنے پر قادر ہو تو کذب لازم آئے گا‘‘۔

(فہارس فتاوی رضویہ،ص ۴۰۹،فتاوی رضویہ،ج ۵ص ۴۳۹)

اور امکانِ کذب مشایخ بریلویہ کے ہاں کفریہ عقیدہ ہے،گویا شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ معاذ اللہ نقلِ کفر کفر نہ باشد کفریہ عقیدے کے حامل تھے اور اس کے داعی تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھائی کہنا

اے جمال اللہ! میرے بھائی مہتر عیسیٰ علیہ السلام کو میرا سلام پہنچانا۔

(تحفۂ قادریہ،ص ۱۱۰)

جبکہ اہلِ بدعت کے ہاں کسی نبی کو بھائی کہنا شدید گستاخی و بے ادبی ہے،ملاحظہ ہو:

(دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف ،ص ۶۷،دیوبندی مذہب ،ص ۱۷۶،شمشیر حسینی ،ص ۱۴، دیوبند سے بریلی،ص ۳۳، دعوتِ انصاف،ص ۶۸، الحق المبین ،ص ۱۷، عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ،حصہ اول،ص ۹۴،ص ۹۲)

ذلّت کی نسبت

آج اہلِ بدعت ہر جگہ اس جھوٹ کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ معاذاللہ دیوبندی انبیاء علیہم السلام کو ذلیل سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ صریح جھوٹ ہے کوئی مائی کالعل قیامت کی صبح تک ثابت نہیں کرسکتا کہ اکابرِ دیوبند نے کبھی انبیاء خصوصاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ذلّت کی نسبت کی ہو،مگر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کیا فرمارہے ہیں وہ ملاحظہ کریں:

’’حضرت یوسف علیہ السلام نے جب گرفتاری اور غلامی اور قید خانہ اور ذلّت پر صبر کیا اور اپنے ربّ عزّوجلّ کے فعل کی موافقت کی،نجابت و شرافت صحیح رہی اور بادشاہ بن گئے، ذلّت سے عزّت کی طرف‘‘۔(الفتح الربانی،ص ۳۵۸)

اب ذرا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول پر اہلِ بدعت کے فتوے بھی ملاحظہ ہوں:

''اسی طرح انبیاء علیہم السلام کو ذلیل کہنا ان کی بارگاہ عزت پناہ میں گستاخی وکفر ہے''۔
(تحقیقات غلام مہر علی، ص ۱۰)

مفتی احمد یار گجراتی صاحب لکھتے ہیں:
''جو نبی کو خدا کے سامنے ذلیل جانے وہ خود چمار ہے ذلیل ہے''۔
(جاء الحق، ص ۴۰۰، ۴۰۱)

یاد رہے کہ ہمارے نزدیک اس قسم کی عبارات میں ذلیل یا ذلت سے مراد ''کمزوری''، ''لاچاری''، ''عاجزی'' ہوتی ہے، لیکن اہلِ بدعت اس کو تسلیم نہیں کرتے، وہ اسے ہر حال میں گالی جانتے ہیں، لہذا اب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ان کے فتوؤں کی زد میں ہیں!!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والدین کافر تھے

آج اس نظریہ کو اہلِ بدعت کفر وگستاخی کہتے ہیں، تفصیل میری کتاب ''آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تھے'' میں ملاحظہ ہو، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمارے نظریہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
''اس نے ابراہیم علیہ السلام کو ایسے ماں باپ سے پیدا فرمایا جو بہ سبب کفر کے مردہ تھے''۔
(الفتح الربانی، ص ۸۳)

جھوٹی نماز

آج اہلِ حق کہتے ہیں کہ نماز خالص اللہ کی عبادت ہے، اس میں کسی دوسرے کی طرف ایسی توجہ کرنا کہ اللہ کی ذات کا دھیان ہی ختم ہو جائے شرک ہے، اہلِ بدعت اس پر بڑا واویلا کرتے ہیں کہ دیکھو دیوبندیوں کے ہاں نماز میں کسی دوسرے کا خیال بھی شرک ہے، مگر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز میں اعتماد اللہ کے سوا کسی دوسرے پر ہو تو یہ شخص اللہ اکبر کہہ کر جھوٹ بول رہا ہے:
''تو جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اپنی نمازوں میں بھی، کیونکہ تو نماز میں کہتا ہے اللہ اکبر اور جھوٹ بولتا ہے، اس واسطے کہ تیرے قلب میں خدا کے سوا دوسرے معبود ہیں، جن پر تو اعتماد رکھتا

ہے، پس وہ تیرا معبود ہے، ہر وہ چیز جس سے تو ڈرے اور امیدواری کرے، پس وہ تیرا معبود ہے، تیرا قلب تیری زبان کی موافقت نہیں کرتا، تیرا فعل تیرے قال کی موافقت نہیں کرتا، تو اپنے قلب سے ہزار مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر اور زبان سے ایک مرتبہ تجھے شرم نہیں آتی کہ تو لاالہ الّا اللہ (کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے) کہتا ہے حالانکہ سوائے خدا کہ تیرے ہزاروں معبود ہیں۔

(الفتح الربانی،ص ۲۴۰)

اہل اللہ جب خود مصیبتوں میں ذلّتوں میں گرفتار ہوئے تو دوسروں کی مصیبتیں کیسے دور کر سکتے ہیں؟

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اہل اللہ نے اللہ کے ساتھ صبر کیا تاکہ وہ معیتِ الٰہی میں رہیں اور اللہ کو طلب کیا، تاکہ اس سے ان کو نزدیکی حاصل ہو جائے، وہ اپنے نفسوں اور خواہشوں اور طبیعتوں کے گھروں سے جدا ہو گئے اور اپنے ساتھ شریعت کو لے کر چلے، راستہ میں ان کو آفتوں اور دہشتوں اور مصیبتوں اور غم و رنجوں اور بھوک و پیاس اور برہنگی اور ذلّت و خواریوں نے استقبال کیا''۔

(الفتح الربانی،ص ۲۵۲، ۲۵۳)

اولیاء اللہ کی عاجزی

اولیاء الٰہی کے قلوب کو اللہ کے ساتھ قرار ہی نہیں ہوتا، ڈرتے رہتے ہیں وہ ان میں تغیّر و تبدّل کرتا رہتا ہے، کبھی ان کو نزدیک کر لیتا ہے اور کبھی ان کو دور کر دیتا ہے، کبھی کھڑا کر دیتا ہے اور کبھی ان کو بٹھا دیتا ہے، کبھی عزّت دیتا ہے اور کبھی ذلّت، کبھی عطاء سے سرفراز کرتا ہے اور کبھی انھیں کو منع فرما دیتا ہے، اولیاء اللہ پر حالتیں الٹ پلٹ ہوتی رہتی ہیں۔

(الفتح الربانی،ص ۵۷۳)

موت کو ٹالنے والا کوئی نہیں

آج اہلِ بدعت کہتے ہیں کہ ہمارے غوث اعظم تو فرشتوں سے بھی روحیں واپس چھین لیتے ہیں، بغیر توبہ کے مرجاؤ غوث دوبارہ زندہ کرکے توبہ کروادے گا، غوثِ اعظم کے پاس اپنے مریدوں کا ایک دفتر ہے ان کو جہنّم میں نہیں ڈالا جائے گا، مگر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے متعلقین کو اس طرح ڈراتے ہیں:

''جب تجھے موت آجائے گی تو تو کیا کرے گا؟ جب تیرے پاس ملک الموت اپنے مددگاروں کے ساتھ آئیں گے کون سی چیز سے تو ان کو واپس کرے گا؟ جب تیرا رزق منقطع ہو جائے گا اور تیری مدّت تمام ہو جائے گی کون سی حیلہ بازی کرسکے گا؟ تو اس ہوس کو چھوڑ دے دنیا کی بنیاد عمل پر ہے، جب تو اس میں عمل کرے گا تجھ کو آخرت عطا فرمائی جائے گی اور اگر عمل نہ کرے گا پس تجھے کچھ نہ دیا جائے گا''۔(الفتح الربانی، ص ۳۴۳)

حالانکہ اس موقع پر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو کہنا چاہیئے تھا کہ غم نہ کر ملک الموت آجائے تو مجھے پکار لینا، قیامت میں عمل نہ ہوئے تو تو غم نہ کر میں ہوں!!

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تلقین بھی ملاحظہ ہو اور پھر جناب الیاس عطّاری کی اس گپ کو بھی ملاحظہ کریں:

> ''شیخ عبد القادر جیلانی قدّس سرّہ الربانی کا فرمان بشارتِ شان ہے، مجھے ایک بہت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے مصاحبوں اور میرے قیامت تک ہونے والے مریدوں کے نام درج تھے اور کہا گیا کہ یہ سارے افراد تمہارے حوالے کردیے گئے ہیں، فرماتے ہیں میں نے داروغہ جہنّم سے استفسار کیا کہ جہنّم میں میرا کوئی مرید بھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا مجھے اپنے پروردگار عزّوجلّ کی عزّت و جلال کی قسم! میرے دستِ حمایت میرے مرید پر اس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کنایہ ہے، اگر میرا مرید اچھا نہ ہو تو کیا ہوا الحمدللہ عزّوجلّ میں تو اچھا ہوں مجھے اپنے پالنے والے عزّوجلّ کی عزّت و جلال کی قسم! میں اس وقت تک اپنے ربّ بارگاہ عزّوجلّ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے

ایک ایک مرید کو داخل جنّت نہ کر دوں"۔(سانپ نما جن،ص ۲۶)

یہ قول جھوٹ اور بکواس اور سراسر قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور"جبریہ" جو ایک گمراہ فرقہ تھا کا مؤیّد ہے۔ جبریہ بھی کہتے ہیں کہ پس کلمہ پڑھ لو اس کے بعد عمل کی کوئی ضرورت نہیں، جو چاہے کرو اللہ بخش دے گا، اس قول میں بھی اسی عقیدے کی تعلیم دی جارہی ہے کہ بس شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید بن جاؤ اس کے بعد جو چاہو کرو، مرید اگر بد بخت بھی ہوا تو کیا ہوا؟ میں نکال دوں گا، سوال یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں بدعملی پر جو سزائیں متعین ہیں وہ کس کے لیے؟ سب شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید بن جاؤ اور مزے کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس محرّم الحرام کو پیدا ہوئے!

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ دس محرّم الحرام کی فضیلت میں لکھتے ہیں:

ولد نبیّنا محمد ﷺ فیه، اس دن ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

(غنیۃ الطالبین، ج ۲،ص ۹۱)

جب شیخ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ۱۲/ربیع الاوّل کو ہوئی ہی نہیں تو یقیناً آپ نے اس دن جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر کسی قسم کی خرافات انجام نہیں دی ہوں گی۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ماہ رجب کے فضائل و مسائل و عبادات (غنیۃ ج ۱ ص ۳۱۷)، ماہ شعبان کے فضائل و مسائل (غنیۃ ج ۱ ص ۳۳۹)، فضائل رمضان (ج ۲ ص ۵)، فضائل ذو الحجّہ (ج ۲ ص ۳۶)، فضائل محرّم (ج ۲ ص ۸۷)، فضائل یوم الاضحیٰ (ج ۲ ص ۶۷)، یوم الفطر (ج ۲ ص ۲۸)، فضائل یوم الجمعہ (ج ۲ ص ۹۵)، تو تفصیل کے ساتھ بیان کیے، مگر فضائل ماہ ربیع الاوّل، خاص کر ۱۲/ربیع الاوّل کو جشنِ عید میلاد کے حوالے سے کوئی فضیلت و جشن جلوس و عبادت ذکر نہیں کی اس کی وجہ؟؟؟؟

شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو ہی عیدیں ہیں، عیدالفطر و اعیدالاضحیٰ (غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۳۳)، آپ کے ہاں بقول آپ کہ عیدوں کی عید"عید جشن میلاد" کا کوئی ذکر نہیں کیا وجہ؟؟؟؟

اگر مصیبت پر غم کرنا مشروع ہوتا تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کرتے

ثم لو جاز ان یتّخذ هذا الیوم مصیبة لاتّخذه الصحابة والتابعون رضی اللہ عنهم لأنهم اقرب الیه واخص به، یعنی اگر اس دن مصیبت کرنا جائز ہوتا تو صحابہ و تابعین کرتے ۔(غنیۃ الطالبین، ج ۲،ص ۹۴)

ہم کہتے ہیں کہ اگر ۱۲؍ربیع الاوّل کو جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منانا جائز ہوتا، قبروں کو پختہ کرنا، چادریں چڑھانا، مزارات بنانا، تیجہ چالیسواں اور دیگر بدعات وخرافات کرنا جائز ہوتا تو صحابہ وتابعین یہ کام کرتے اور جب نہیں کیا تو یہ سب بقول پیرانِ پیر ناجائز ہوا۔

جمیع ما کان وما یکون کا عقیدہ رافضیوں کا ہے

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انّ الامام یعلم کل شیئ ما کان و مایکون من امر الدنیا و الدین حتی عدد الحصی و قطر الامطار و ورق الشجر۔ یعنی رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ امام دین و دنیا کی ہر بات جو ہونے والی ہے اور جو ہو چکی ہے جانتا ہے حتی کہ کنکریوں کی تعداد، درخت کے پتوں اور بارش کے قطروں کا بھی علم رکھتا ہے۔(غنیۃ الطالبین، ج ۲،ص ۱۸۰)

یہی عقیدہ آج کے بدعتیوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے ہے، اب فیصلہ وہ کریں کہ یہ لوگ سنّی ہیں یا رافضی؟

عالم میں تصرّف وتدبیر کا اختیار کس کو ہے؟

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک گمراہ فرقے مفوضہ کا عقیدہ لکھتے ہیں:

واما المفوضیة : فهم القائلون انّ اللہ فوض تدبیر الخلق الی الائمة وانّ اللہ تعالٰی قد قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خلق العالم و تدبیره، یعنی مفوضہ اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالٰی نے عالم کی تدبیر

کا اختیار ائمہ کو سونپ دیا ہے اور نبی کریم ﷺ کو عالم کی تخلیق و تدبیر پر قادر کر دیا ہے۔
(غنیۃ الطالبین، ج ا ص ۱۸۲)

نبی کریم ﷺ کے لیے جمیع عالم کی تدبیر و تصرّف کا عقیدہ رکھ کر آپ سوچیں آپ (باطل عقیدے والے) مفوضی ہوئے یا سنّی؟

حضور ﷺ کو علمِ غیب نہیں

شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

فکلّ ما فی القرآن وما ادرك فقد اعلمه وما فیه وما یدریك فلم یدره ولم یطلعه علیه کقوله عزّ وجلّ وما یدریك لعل الساعة تکون قریبا وما بین له وقتها، یعنی قرآن میں جہاں کہیں وما ادرك آیا ہے تو اس کا علم اللہ نے آپ ﷺ کو دے دیا ہے اور جہاں وما یدریك آیا ہے تو نہ اس کا علم دیا گیا نہ اس پر آپ ﷺ کو مطّلع کیا گیا، جیسا کہ قرآن میں ہے تمہیں کیا خبر شاید کہ وہ قریب ہو، یعنی قیامت کا وقت آپ ﷺ کے لیے بیان نہیں کیا گیا۔
(غنیۃ الطالبین، ج ۲ ص ۱۶)

اللہ کا کوئی وزیر نہیں

شیخ المشایخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولا شریك ولا وزیر، یعنی اس کا نہ کوئی شریک ہے نہ وزیر۔ (غنیۃ الطالبین، ج ا ص ۱۲۱)

جب کہ مفتی احمد یار گجراتی صاحب لکھتے ہیں:

''حضور ﷺ سلطنتِ الٰہیہ کے گویا وزیر اعظم ہیں''۔

(نور العرفان، ص ۸۱۱، پارہ ۱۸ سورۃ النور آیت نمبر ۴۲، حاشیہ ۱۹)

اہل السنّۃ والجماعۃ کون؟

شیخ رحمۃ اللہ علیہ اہل السنّۃ والجماعۃ کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

فعلی المؤمن اتّباع اھل السنّۃ والجماعۃ فالسنّۃ ما سنّہ رسول اللہ ﷺ والجماعۃ ما اتّفق علیہ الصحابۃ فی خلافۃ خلفاء الاربعہ، یعنی مومن کو چاہیئے کہ اہل السنۃ والجماعۃ کی پیروی کرے، سنّت وہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنّت قرار دیا اور جماعت وہ ہے جس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کا اتّفاق ہو گیا خلفائے راشدین کے زمانے میں۔

(غنیۃ الطالبین، ج ۱ ص ۱۶۵)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس خزانوں کی چابیاں پیش کی گئیں کا مطلب

اہلِ بدعت کہتے ہیں کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختارِ کل ہیں جسے جو چاہیں دیں اور جس سے جو چاہیں روک دیں، لیکن شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھیں لوگوں میں سے ہیں جن پر دنیا پیش کی گئی، پس آپ خدمتِ مولیٰ کی وجہ سے اس کی طرف متوجّہ نہ ہوئے، کمالِ زہد و اعراض کی وجہ سے آپ نے مقسوم کی طرف بھی توجہ نہ کی آپ پر زمین کے خزانوں کی کنجیاں پیش کی گئی تھیں، پس آپ نے ان کو واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا اے میرے رب مجھ کو مسکین بنا کر زندہ رکھ اور مسکین رکھ کر موت دینا اور محتاجوں کے ساتھ قیامت کے دن حشر فرمانا''۔ (الفتح الربانی، ص ۲۹۰)

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زمین کے خزانوں کی کنجیاں پیش کی گئیں کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیارِ کلّی دیا جا رہا تھا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاجت روا بنایا جا رہا تھا یا بنا دیا گیا تھا اس کے سبب سے، جیسا کہ اہلِ بدعت سمجھتے ہیں، بلکہ اس سے مراد مال و دولت کی فراوانی تھی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کمالِ زہد کی وجہ سے اسے بھی قبول نہ کیا۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کی بارگاہ میں آہ وزاری کرتے ہوئے

آج اہلِ بدعت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو سب سے بڑا فریاد رس، غوثِ اعظم، مشکل کشا، حاجت روا سمجھتی ہے، مشکلات میں انھیں پکارنے اوران سے مانگنے کا اہلِ سنّت کا نظریہ باور کراتی ہے، لیکن شیخ رحمۃ اللہ علیہ خود مصیبت پڑنے پر کس طرح اللہ کے حضور عاجزی کرتے اور گڑگڑاتے ہم یہاں شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ اشعار پیش کر رہے ہیں، جو بریلویوں کے بہت بڑے پیر نصیر الدّین گولڑوی صاحب نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار میں شمار کیے، ان اشعار کا ایک ایک لفظ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بندگی اور خدا کے سامنے عاجزی کو ظاہر کر رہا ہے اور ہمیں یہ تعلیم دے رہا ہے کہ جس کو تم نے پورے جہاں کا غوثِ اعظم بنایا ہوا ہے وہ خود مشکلات میں کس کے سامنے گڑگڑاتا تھا؟ اور خود شیخ حقیقت میں کس کو غوث، مستغاث اور حاجت روا تصور کرتے تھے؟؟؟؟

سالتك یا جبّار یا سامع الندا
ویا حاکم احکم فی الّذی قد تحیّرا

اے جبّار! اور میری فریادوں کو سننے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اے حقیقی سلطان! اس بندے کے معاملے میں فیصلہ فرمایا جو ورطۂ حیرت میں پڑا ہوا ہے۔

فانت الذی ترجی لدفع مضرّتی
و انت مغیث من دعاك من الوری

پس تیری ہی وہ ذات ہے جس سے تکالیف رفع کرنے کی امید کی جاسکتی ہے اور مخلوق میں جس نے بھی تجھے پکارا تو اس کا غوث (فریادرس) ہے۔

فانت المغیث والنصیر علی العدا
وقولك حق لا خلال ولا امترا

پس دشمنوں کے معاملے میں تو ہی میرا غوث اعظم ہے (سب سے بڑا فریاد رس) اور نصیر اکبر (سب سے بڑا امددگار) ہے اور تیرا قول حق ہے جس میں کسی قسم کا کوئی خلل اور شک نہیں۔

اجب دعوة المظلوم یشکو مصیبة
کسیر الجناح لانصیر له یری

اس مظلوم کی پکار کو قبول فرما جو مصیبت کی فریاد کر رہا ہے، ایسی حالت میں کہ وہ پر شکستہ ہے اس کا کوئی ایسا مددگار نہیں جس کی طرف وہ دیکھ سکے۔

فان لم یقع غیث فما وجه حیلتی
این الفرار من عدو تجورا

اگر تیری غیث (مدد) نہ پہنچے تو میری حیلہ جوئی کہاں مؤثر ہو سکتی ہے اور میں ظالم دشمن سے فرار میں کیسے کامیاب ہو سکتا ہوں؟

فیا عالم النجوی ویا سامع الندا
ویا مستغاث اهلکن من تجبرا

پس اے سب بھیدوں کے جاننے والے اور پکاروں کو سماعت فرمانے والے اور اے وہ کہ تیری ہی ذات لائقِ استغاثہ ہے ظلم و جبر کرنے والوں کو ہلاک کر دے۔

فکلّ مصاب یستغاث بمثله
وانّی لااشکو بغیرك ماجری

پس ہر مصیبت زدہ اسی طرح مدد کیا جاتا ہے اور مجھ پر جو گزری ہے تیرے غیر کے سامنے اس کا شکوہ ہرگز نہیں کروں گا۔

فکیف یخیب من بقلبه قد دعا
وامرك فی القرآن یتلی علی الوری

پس وہ شخص کیسے ناکام و نامراد ہو سکتا ہے جس نے تجھے دل کی گہرائیوں سے پکارا، درآنحالانکہ کہ تیرے فیصلے قرآن مجید میں مخلوق کے سامنے پڑھے جاتے ہیں۔

(بحوالہ حضرت پیران پیر کی شخصیت، سیرت اور تعلیمات، ص ۵۴، ۵۵)

ان اشعار کا ایک ایک لفظ شیخ سے متعلّق بدعتیوں کے عقائدِ ضالّہ کی جڑیں کاٹ رہا ہے۔

اپنے بیٹے کو آخری توحید بھری نصیحت

ہم اپنے اس مقالے کو اسی مبارک نصیحت پر ختم کرتے ہیں جو نصیحت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آخری وقت میں اپنے بیٹے کو کی:

''تم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا خوف نہ کرو اور نہ کسی سے کوئی امید رکھنا اور اپنی تمام حاجات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی پر بھروسہ نہ کرنا اور اپنی تمام ضروریات کو اسی سے طلب کرنا، اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی پر اعتماد نہ کرنا توحید پر قائم رہنا اس پر سب کا اجماع ہے''۔ (فتوح الغیب، ص ۱۸۱)

الحمدللہ، ۸ / شعبان المعظّم ۱۴۴۱ھ، مطابق ۲ / اپریل ۲۰۲۰ء بعد نماز عصر اس مقالے کی ابتداء کی اور آج ۹ / شعبان المعظّم ۱۴۴۱ھ، مطابق ۳ / اپریل ۲۰۲۰ء کو بعد از نمازِ ظہر اس کی تکمیل سے فراغت ہوئی، اللہ پاک سے دعا ہے کہ اس کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور اہلِ بدعت کی ہدایت کا ذریعہ بنائے، اٰمین یا ربّ العالمین



علمائے حق علمائے دیوبند پر لگائے جانے والے بہتان اور الزامات کی حقیقت جاننے اور اُن بے جا اعتراضات کے تحقیقی والزامی جوابات کے لیے مؤلّف کی مایہ ناز، شاہکار کتاب ''دفاع اہل السنّۃ والجماعۃ'' کی تین جلدوں کا ضرور مطالعہ کریں!!

مولوی احمد رضا خان بریلوی کی حیات وخدمات پر ناقدانہ ومنصفانہ جائزہ کے لیے مؤلّف کی دوسری شاندار کتاب ''نواب احمد رضا خان فاضل بریلوی؛ حیات، خدمات وکارنامے'' ضرور ملاحظہ فرمائیں!!

جلد اوّل

اس کتاب میں خان صاحب بریلوی کی ذاتی شخصیت آباؤ اجداد
نیز مختلف شعبہ ہائے جات مثلاً تصنیف وتالیف، سیاست، مناظرہ،
ترجمہ تفسیر، فقہ میں ان کی خدمات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا گیا ہے
خان صاحب بریلوی پر مکمل انسائیکلوپیڈیا

بنام

نواب احمد رضا خان فاضل بریلوی

حیات
خدمات
کارنامے



مؤلف
حضرت مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ
(فاضل جامعہ دار العلوم کراچی ومدرس دار العلوم مدنیہ)

ناشر
جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ

ناشر
جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ